# عمر الشیشانی–تقبلہ اللہ

## قوقاز کے پہاڑوں میں سے ایک پہاڑ۔۔۔۔جو ارض خلافت میں اپنی عظمت کو پہنچا

بے شک مال کا فتنہ ایسی آزمائش ہے جس میں وہی شخص ثابت قدم رہتا ہے جسے اللہ اُسکے اخلاص اور آخرت میں نجات پانے کے ارادے کے سبب نجات دے دے۔ پس بہت سے ایسے لوگ ہیں جو قید وبند، تشدد اور قتل وغارت جیسے خوفناک حالات کی آزمائشوں میں تو ثابت قدم رہتے ہیں لیکن جب اُن میں سے کسی سے یہ برے حالات چھوٹ جاتے ہیں اور اس پے دنیا کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور اللہ تعالی اس کو دنیا کی زینت کے ذریعے آزماتا ہے تو وہ امتحان میں ڈگمگا جاتا ہے اور وہ سمجھ بیٹھتا ہے کہ کٹھن حالات پہ صبر کرنے پر اسے عزت افزائی اور انعامات سے نوازا گیا ہے اور وہ یہ بھول جاتا ہے کہ ابتلاء و آزمائش کے اور بھی دروازے ہوتے ہیں جن پر بعض لوگ صبر کرتے ہیں اور بعض ڈگمگا کر کفر کا ارتکاب کر بیٹھتے ہیں۔

فتنوں اور آزمائشوں میں ثابت قدمی کے ساتھ عمل و فرمانبرداری سے اللہ کی نعمتوں پر شکر کرنے کے عالیشان قصوں میں سے ایک قصہ شیخ عمر شیشانی–تقبلہ اللہ– کا بھی ہے۔ ہم اُن کے بارے میں یہی گمان رکھتے ہیں اور ہم اللہ کو اس کے بندوں میں سے کسی کی صفائی نہیں دیتے۔

اس جوان نے اپنی عمر کے خوبصورت دور–جوانی کے آغاز– میں اپنے مسلمان بھائیوں کی پکار پر لبیک کہتے ہوئے ارض شام کی طرف اِس امید پر ہجرت کی کہ وہ اپنی ہجرت سے اُن لوگوں میں شامل ہو جائے جن کا ذکر نبی ﷺ نے اپنے اس فرمان میں کیا ہے:(شام کو لازم پکڑو کیونکہ وہ اللہ کی زمین کا بہترین ٹکڑا ہے جس کی طرف اُس کے بہترین بندوں کو منتخب جاتا ہے)

آپ نے منہجِ توحید کے دعویدار ایک دستے میں جنگجو کی حیثیت سے حلب میں سکونت اختیار کی۔ آپ نے اِس دستے میں کچھ عرصہ کام کیا۔ پھر قوقاز کے بعض مہاجرین کے ساتھ ابو محمد عبسی–تقبلہ اللہ– (مجلس شوری المجاھدین) کے مجموعے میں شامل ہوگئے جنھوں نے بعد میں عمر شیشانی اور دیگر قوقازی بھائیوں کو مذکورہ دستے سے نکلنے کی اجازت دی اور اس طرح کچھ مہاجرین جمع ہوئے جنھوں نے بعد میں کتیبۃ المہاجرین کی بنیاد رکھی۔ عمر شیشانی شروع میں اسکے عسکری امیر تھے اور بعد میں اسکے امیر عام کی حیثیت سے ذمہ داری سنبھالی۔

کچھ وقت نہیں گزرا کہ شمال میں مختلف جنگی محاذوں پر عمر شیشانی اور انکا مجموعہ دادِ شجاعت اور جنگی فنون میں مہارت کا مظاہرہ کرنے لگا اور ہر معرکے کے ساتھ کتیبۃ المہاجرین کے نظم وضبط اور مہارت کی شہرت بڑھتی چلی گئی جبکہ اس وقت اکثر گروہوں کی جنگی مہارت بہت کم تھی اور اُنکی جنگی ترتیبات اور جنگی منصوبہ بندی بے ترتیبی اور بے ضابطگی کا شکار تھی۔ پس مجاہدین کتیبۃ المہاجرین میں شامل ہونے لگے اور اسکے امیر عمر الشیشانی اور اس کتیبے کا نام مزید مشہور ہوتا گیا خاص طور پر شمالی حلب میں شیخ سلیمان کے علاقے کی فتح بعد اور اس معرکے میں کتیبۃ المہاجرین کے ساتھ، کتیبۃ البتار، مجلس شوری المجاہدین اور دولت اسلامیہ کے جنود شریک تھے جو اس وقت جبھۃ النصرہ کے نام سے کام کر رہے تھے۔ نیز کتیبۃ المہاجرین نے ریف حلب کے اکثر معرکوں میں شرکت کی جیسے طعانہ، خان

طومان، لواء80، کتیبہ حندرات، جندول، حلب کے مرکزی جیل کا معرکہ وغیرہ۔ ہر معرکے اور ہر فتح کے بعد کتیبہ المہاجرین کا حجم بڑھتا گیا اور اسکا اسلحہ بہتر ہوتا گیا۔ پس کتیبہ المہاجرین شام کی بڑی جماعتوں میں سے ایک بن گیا جس کی حمایت پانے اور اسکے ساتھ قتال کرنے کی دیگر جماعتیں خواہش کیا کرتی تھیں۔

لیکن عمر شیشانی رحمہ اللہ کی ہر وقت یہ تمنا رہتی تھی کہ یہ ذمہ داری اُنکے کندھوں سے اتر جائے اور کسی صحیح عقیدہ اور منہج کے حامل گروہ میں وہ عام مجاہد بن کر رہیں۔ اُس وقت ان کے خیال میں الحاق کے لیے جبھۃ النصرہ سے بہتر جماعت کوئی نہ تھی اور آپ یہ نہ جانتے تھے کہ جبھۃ النصرہ اصلاً دولتِ اسلامیہ کے تابع جماعت ہے کیونکہ جبھہ کی قیادت اس معاملے کو چھپانے کے لیے بہت حریص تھی لیکن اللہ نے اُن کی حقیقت بعد میں افشاں کر دی۔ جب ابو اثیر الحلبی -تقبلہ اللہ- نے آپ کے سامنے یہ رائے رکھی کہ کتیبۃ المہاجرین اور مجلس شوری المجاہدین متحد ہو جائیں تو عمر شیشانی نے اُن کے سامنے ایک دوسرا راستہ رکھا کہ دونوں اتحاد اور مجاہدین کی صفوں کی تقویت کے لیے جبھۃ النصرہ میں ضم ہو جائیں لیکن ابو اثیر تقبلہ اللہ نے جبھۃ النصرہ سے الحاق سے انکار کیا کیونکہ وہ جبھۃ النصرہ کی قیادت کے منہج کے انحراف اور سوءِ اخلاق سے واقف تھے کیونکہ وہ جیل میں اِنکے لوگوں کے ساتھ رہے تھے اور سختی اور آسانی میں ان لوگوں کو جانچ چکے تھے خاص طور صیدنایا جیل میں استعصاء کا مشہور قصہ اُن کے علم میں تھا۔

اِن غداروں کی حقیقت عمر شیشانی پر اُس وقت ظاہر ہوئی جب انہوں نے شیخ سلیمان اور کتیبہ طعانہ کے معرکوں میں شرکت کی۔ جب مجاہدین کو فتح حاصل ہوئی اور بہت سی غنیمتیں ہاتھ آئیں تو انہوں نے جبھۃ النصرہ سے حسن ظن رکھتے ہوئے ساری غنیمتیں اُن کے حوالے کر دیں۔ امانت میں خیانت نے اُن کی آنکھیں کھول دیں، پس وہ اُن کا حصہ باطل طریقے سے کھا گئے اور غنیمت میں ملنے والے اسلحے کی مقدار سے الٹ پھیر اور کھلواڑ کرتے رہے حتی کہ وہ تھوڑا سا حصہ جس کا خود انہوں نے اقرار کیا کہ یہ غزوہ میں شریک مجموعوں کا حق ہے، اُسکی تقسیم میں بھی مہینوں تک ٹال مٹول کرتے رہے بلکہ اس کے بعد وہ اُن پر دباؤ ڈالنے لگے کہ وہ اُن کی بیعت کریں۔ جب وہ کتیبۃ المہاجرین کی بیعت سے مایوس ہوگئے تو دولتِ اسلامیہ کے شام میں پھیلاؤ کے رسمی اعلان کے بعد وہ اس کوشش میں لگ گئے کہ کتیبہ المہاجرین کو امیر المومنین کی بیعت سے روکا جائے۔

اس پیچیدہ صورت حال کے باوجود غدار جولانی نے عمر شیشانی اور اُن کے کتیبے کو اپنی بیعت کی دعوت دی اور اس مقصد کے لئے اس نے الحاج سلام اور ابو اسامہ المغربی -تقبلہما اللہ- سے عمر شیشانی کی محبت کو دیکھتے ہوئے اُن کی سفارش بھی کروائی۔ پس عمر شیشانی نے اپنی شوری کو جمع کیا اور انہوں نے متفقہ فیصلہ کیا کہ ان کی جولانی کے لیے بیعت (جس نے اپنے لیے شخصی بیعت لینی شروع کر دی تھی) صرف قتال میں ہو گی۔ اور یہ فیصلہ انہوں نے جبھۃ کو جنگی معرکوں میں اپنے ساتھ شریک کرنے کی غرض سے کیا تھا۔ پس وہ جولانی سے ملے اور اِس ملاقات میں اللہ نے مقدر کیا کہ خبیث جولانی کی غنائم میں خیانت کے علاوہ ایک اور صفت بھی سب کے سامنے آجائے۔ پس جولانی اِس ملاقات میں غرور کرتا ہوا اور اِتراتا ہوا آیا اور اُن سے تکبّر اور انانیت سے مخاطب ہوا اور بیعت پر کسی بھی قسم کی شرط لگانے سے انکار کر دیا، پس اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اُن سب کو اُس خبیث کے مکر وفریب سے بچا لیا۔

جولانی اور اس کی جماعت کا انحراف امیر المؤمنین –حفظہ اللہ– کے کانوں تک بھی پہنچا جو فساد مچانے والوں کی اصلاح کے لیے پل بھر بھی غافل نہ رہتے تھے۔ آپ نے عمر شیشانی اور اُنکے ساتھیوں سے ملاقات کے لیے وقت نکالا۔ جب امیر المومنین سے عمر شیشانی نے ملاقات کی اور آپ کی صفاتِ حمیدہ کا مشاہدہ کیا اور آپکی آنکھیں ٹھنڈی ہو گئیں تو عمر نے آپ کی بیعت کر لی اور یہ دولت اسلامیہ کے شام تک رسمی پھیلاؤ کے اعلان کے بعد کی بات ہے۔ امیر المومنین نے کتیبۃ المھاجرین کی یہ شرط بھی قبول کی کہ وہ قوقاز میں مجاہدین کو کمک پہنچائیں گے اور آپ کو یہ شرط اچھی لگی اور فرمایا کہ ہم میں کوئی بھلائی نہیں اگر ہم اپنے بھائیوں کی مدد نہ کریں۔ اور اس طرح عمر شیشانی دولت اسلامیہ کے مجاہدوں میں سے ایک مجاہد ہو گئے پس آپ –رحمہ اللہ– آزمائش کے ایک نئے مرحلے میں داخل ہوئے۔

آپ اپنے مضبوط لشکر کے خود مختار امیر سے ایک عام مجاہد بن گئے جس پر اپنے امیر کی سمع واطاعت واجب ہوتی ہے۔ یہ کوئی آسان کام نہ تھا۔ حالانکہ کتیبۃ المھاجرین کی صفوں میں ایسے لوگ بھی سامنے آئے جو امارت کے گھمنڈ اور عہدوں کی خاطر علیحدہ ہو گئے کیونکہ دولت اسلامیہ کی بیعت کرنے سے تمام مہاجرین دولتِ اسلامیہ کے ماتحت مجاہد بن گئے تھے۔ اس پر عمر شیشانی کا ردعمل بالکل واضح تھا وہ اپنی بیعت پہ ثابت قدم رہے اور عہد توڑنے سے انکار کر دیا اور جو بھی اسلحہ، ساز وسامان اور مجاہد آپکے ساتھ تھے وہ سب دولت اسلامیہ کے حوالے کر دیا اور اس طرح فتنے کی طرف بلانے والے تنہا رہ گئے کیونکہ اُن کے لیے صرف کتیبے کا نام ہی باقی رہا تھا جو بعد میں اُن کے کچھ کام نہ آسکا کیونکہ فوراً ہی لوگ اُن سے علیحدہ ہونے لگے اور اُن کو چھوڑنے لگے بلکہ وہ ذلت ورسوائی کی دلدل میں جا گرے اور اللہ نے اُس کے ذکر کو بلند کیا جو اللہ کی خاطر جھک گیا اور دوسرے لوگ صفحہ ہستی سے مٹتے چلے گئے۔ اور تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں۔

دوسری آزمائش ان اہل فتن کی جانب سے تھی جو شام میں پیسے اور امداد بانٹتے تھے جن کو اخوان المسلمون اور سروری مشائخ بھیج رہے تھے اور طواغیت کی ایجنسیاں ان کو پروان چڑھانے میں مگن تھیں جن میں سے دو خبیث حجاج عجمی اور عبد اللہ المحیسنی تھے۔ پس امیر المؤمنین سے آپ کی بیعت کی خبر پھیلتے ہی یہ عمر شیشانی کی طرف لپکے اور اس کو مال کا لالچ دے کر گمراہ کرنے کی سر توڑ کوششیں کرنے لگے حتی کہ انہوں نے آپ کو بیعت توڑنے کے عوض ماہانہ لاکھوں ڈالروں کی پیشکش بھی کی لیکن آپ نے اُن کے حقیر ڈالروں کو ٹھکرا کر یہ ثابت کر دیا کہ آپ نے جماعت کی بیعت محض اللہ کی رضا کے لئے کی ہے نہ کہ مال اور شہرت کے لئے۔

پس جب مال اور دباؤ سے عمر شیشانی کو بہکانے کی تمام کوششیں بے سود ہو گئیں تو انہوں نے انسانی روپ میں چھپے شیطانوں اور شیشان میں جہاد کے خود ساختہ ٹھیکیداروں کی مدد سے انہیں بدنام کرنے کا ایک نیا حملہ شروع کیا۔ پس انہوں نے پروپیگنڈا کیا کہ وہ عیسائی ہے اور روسی ایجنسیوں کا جاسوس ہے اور ایک بھونڈا اعتراض کیا کہ وہ جورجیا میں عیسائی باپ کے گھر پیدا ہوا تھا۔

حالانکہ یہ کوئی عیب والی بات نہیں ورنہ ہر اس مسلمان کو جو کافر ماں باپ کے گھر پیدا ہوا ہو یہ طعنہ دینا جائز ہو جائے گا۔ ساتھ ہی ساتھ انہوں نے اس حقیقت کو چھپایا کہ دراصل وہ شیشانی نسب سے ہے اور اُن کا باپ بچپن میں عیسائی ہو گیا تھا اور انہوں نے عمر کے والد کی جورجیائی فوج میں ملازمت کو خوب اچھالا لیکن انہوں نے اِس حقیقت کو چھپایا کہ مختصر عرصے نوکری کرنے کے بعد اُس نے صلیبی فوج سے براءت کا اظہار کر دیا تھا جس کی وجہ سے انہیں جیل میں ڈال دیا گیا

اور تشدد کا نشانہ بھی بنایا گیا چنانچہ آپ بیمار ہو گئے حتیٰ کہ جیل میں آپ کی ایک آنکھ کی بینائی بھی چلی گئی اور اس حقیقت کو بھی چھپایا کہ ابو عمر کے والد قوقاز کے مجاہدین کے مددگار اور قوقاز میں مجاہدین کے ساتھ رابطے میں تھے اور وہ امیر المؤمنین کی بیعت پر رغبت دلانے کے لیے قوقاز کے امراء کو خطوط بھی لکھتے تھے اور جولانی نے جن شرائط کو ماننے سے انکار کیا تھا ان میں سے ایک قوقاز کے مجاہدین کو کمک پہنچانے کی شرط بھی تھی۔

جس طرح عمر شیشانی نے مسلمانوں کی جماعت کے اتحاد کی خاطر اپنے مشہور کتیبے کی پرواہ نہیں کی اسی طرح وہ اپنی ذات، اپنی شہرت اور اپنے بارے میں اُن کینہ پروروں کے طعنوں کو بھی خاطر میں نہ لائے جو کل تک انکے مداح تھے انکی تعریفیں کرتے تھے اور اُنکی خوبیوں کے قصیدے گاتے تھے۔ بلکہ آپ کا دولت اسلامیہ سے تعلق اور رشتہ بڑھتا ہی چلا گیا اور وہ لشکروں اور جماعتوں کو اِس سے الحاق کی دعوت دینے لگے پس آپ اور ابو اثیر ــ تقبلھما اللہ ــ کی بیعت سے تحریض پا کر کتیبۃ البتار نے بیعت کی اور انکے بعد ابو مھند حسان عبود اور انکے ساتھ لواء داؤد کے مجاہدین اور دیگر لوگوں نے بھی بیعت کی۔

دولتِ اسلامیہ کی بیعت کے بعد بھی اللہ نے آپ کو بڑی فتوحات عطا کیں جن میں سر فہرست شمالی حلب میں ابو اسامہ المغربی ــ تقبلہ اللہ ــ کے ساتھ (منغ ایئر پورٹ) اور عابد لیبی ــ تقبلہ اللہ ــ کے ساتھ مشرقی حماۃ میں (حمراء کے گوداموں) کی فتوحات ہیں۔ دولت اسلامیہ کی فوج کو اللہ تعالی نے ان دونوں غزوات میں بہت زیادہ غنیمتوں سے نوازا تا کہ اس کے بعد شام میں اِس سے بھی بڑے غزوات کی تیاری کا آغاز ہو سکے۔ البرکہ اور الخیر شہروں پر طویل غور و خوض اور اُن کا تقابلی جائزہ لینے کے بعد الخیر شہر کو آزاد کروانے کا فیصلہ ہوا۔ شیخ عمر اس غزوہ کے قائد تھے۔ اس جنگ کی منصوبہ بندی کے دوران شام کی صحوات غداری کا منصوبہ بنا رہی تھیں جبکہ حلب، ادلب اور ساحل کے معرکوں میں میں مشغول رہنے کی وجہ سے دولت اسلامیہ کے مراکز میں مجاہدین کی تعداد بہت تھوڑی رہ گئی تھی۔ صحوات نے خروج کیا، اعلانیہ غداری شروع کر دی، راستے بند کر دیے اور دولت اسلامیہ کے مجاہدین کو ناکوں پر قید کر لیا گیا اور حلب کے دیہات میں مجاہدین کی ایک کثیر تعداد کا محاصرہ کر لیا گیا۔ پس حصار میں پھنسے ہوئے بھائیوں کو چھڑانے کے لئے الخیر شہر کے غزوہ کو اسکی اہمیت کے باوجود موقوف کرنے کے سوا کوئی چارہ نہ تھا۔ پس شیخ عمر مجاہدین کو لے کر ولایت الخیر سے ولایت الرقہ کی طرف چلے آئے جہاں جبھۃ الجولانی اور احرار الشام جیسی صحواتی جماعتوں کے جنگجو یہ ظاہر کرتے تھے کہ اُن کا حلب، ادلب اور ساحل میں غداری کرنے والوں سے کوئی تعلق نہیں۔ پس شیخ عمر نے اُن کا اعتبار کیا اور رقہ سے بھی مجاہدین کو ساتھ لیا تا کہ ولایہ حلب کے شہروں میں محصور بھائیوں کا محاصرہ توڑا جا سکے۔ ابھی شیخ عمر اور اُن کا لشکر رقہ سے نکلا ہی تھا کہ مرتد صحوات نے رقہ میں باقی رہنے والے مجاہدوں کے ساتھ بھی غداری کر دی لیکن اللہ نے مرتدین کو ذلیل کر دیا اور وہ ناکام ہو کر رقہ سے ولایت الخیر کی طرف بھاگ گئے۔ اس سفر میں شیخ عمر اور آپ کے ساتھ مجاہدین کو مسلمہ قصبے کے قریب احرار الشام کی طرف سے غداری کا حادثہ پیش آیا جہاں مرتدین نے حلب کی طرف آپ کا راستہ روکنے کی کوشش کے بعد آپ سے مذاکرات کا مطالبہ کیا۔ مذاکرات کے لیے آنے کے راستے پر انہوں نے آپ پر حملے کے لیے کمین لگائی لیکن اللہ نے آپکو اُن کے مکر و فریب سے بچا لیا۔ اس کے بعد خبیث ابو خالد السوری آپ کے پاس آیا اور حلب کے لیے آپکا راستہ کھولنے پر اتفاق کیا اور اُس نے یہ اِس لیے کیا کہ دولتِ اسلامیہ کی فوجیں کہیں یہ راستہ بزورِ قوت نہ طے کریں اور راستے میں الجراح ایئر پورٹ پر دولتِ اسلامیہ کا قبضہ نہ ہو جائے جو اُس وقت مرتدین کے قبضے میں تھا۔ اس طرح شیخ عمر اور آپ کے

ساتھ بھائی مشرقی حلب کے دیہاتوں تک پہنچنے میں کامیاب ہو گئے تاکہ منبج، الباب اور جرابلس میں پھنسے بھائیوں کا محاصرہ توڑا جاسکے اور حریتان میں محصور بھائیوں کی محاصرہ توڑنے میں مدد کی جاسکے تاکہ وہ اعزاز تک پہنچ جائیں اور وہاں سے حلب، رقہ اور البرکہ کے دولت اسلامیہ کے تمکین والے علاقوں تک پہنچنے میں کامیاب ہو جائیں۔

صحوات کی لڑائی ختم ہونے کو نہیں آ رہی تھی یہاں تک کہ اللہ نے اپنے موحد بندوں کو موصل کے بعد یکے بعد دیگرے عراق کے شہروں پہ فتوحات سے نوازا۔ اور خلافت دوبارہ قائم ہو گئی اور اس وقت شیخ عمر شام کے ایک بڑے غزوہ کی تیاری میں مشغول تھے اور عین ممکن تھا کہ اس غزوہ میں دولت اسلامیہ کے علاقوں کے آس پاس نصیری نظام کے اُن تمام فوجی مراکز کا مکمل قلع قمع ہو جاتا جن کا دوسری جماعتوں نے کئی سالوں سے محاصرہ کر رکھا تھا۔ غزوہ شروع ہوا جس کے اہداف میں ولایت رقہ سے (فرقہ 17)، (بریگیڈ 93)، (طبقہ کا ہوائی اڈہ)، ولایت البرکہ میں (فوج 11) اور ولایت حلب میں (کویرس کا ہوائی اڈہ) شامل تھے۔ اس غزوے کے نتیجے میں یہ تمام عسکری مراکز فتح ہوئے اور نصیری لشکر کے ہزاروں فوجی قتل وزخمی ہوئے اور اسلحہ کی بہت زیادہ مقدار اور ذخیرے سے بھرے گودام غنیمت میں ملے لیکن اُس وقت حلب میں ریف شمالی کی صحوات کی غداری کی وجہ سے کویرس کا ہوائی اڈہ فتح نہ ہو سکا اور اُس پر حملہ کرنے کے لیے مختص فوج کو صحوات کا حملہ روکنا پڑا۔

اس عظیم فتح کے بعد جس نے عراق کی فتوحات کو بھی پیچھے چھوڑ دیا تھا اور خلافت کے دوبارہ قائم ہونے کے بعد، مشرکین اور ان کے ایجنٹ مرتدین کے خلاف جنگ ایک نئے مرحلے میں داخل ہو گئی۔ پس اقوام متحدہ کی قیادت میں عالمی صلیبی حملہ شروع ہو گیا جس میں انکی مدد ہر رنگ ونسل کے مشرک و مرتد کرنے لگے۔

پس امیر المؤمنین کی طرف سے شیخ عمر شیشانی کو عراق کی ولایات کی طرف منتقل ہونے کا حکم آیا جو ایک عظیم قائد اور مرد میدان- شیخ ابو عبد الرحمن البیلاوی ،تقبلہ اللہ سے محروم ہو گئی تھیں۔

پس آپ بہترین سلف کے بہترین جانشین ثابت ہوئے۔ آپ عراق کی ولایات منتقل ہوئے، دیوان الجند کے امیر بنے، عراق کی ولایات میں خلافت کی افواج کے قائد رہے اور مرتد رافضیوں، پیشمرگہ اور صحوات کے خلاف قتال کرتے رہے اور اسی حال میں آپ کو جہاد کی راہ میں موت نے آلیا جس کا آپ کو بڑی شدت سے انتظار تھا اور آپ کا دل اس کے لیے بے تاب رہتا تھا۔ ہم آپ کے بارے میں یہی گمان رکھتے ہیں اور اُنکا محاسب تو اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ پس اللہ آپ کو جنتوں میں ہمیشہ رہنے والوں کی صنف میں قبول فرمائے۔ (آمین)